96

سلسلة اربعينات الحديث

أربعون حديثا فی ادعية الصلاة

قال رسول الله ﷺ نضّر الله امرأً سمع منا شيئا فبلّغه كما سمعه

اربعین ادعیۃ الصلاۃ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

96
سلسلة اربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثا
فی ادعية الصلاة

اربعین ادعیۃ الصّلاۃ

(نماز کی دُعائیں)

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی سکالر)

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین ادعیۃ الصلاۃ

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی سکالر)

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا
إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا
لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ -وَهُوَ أَصْدَقُ
الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ
یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾
[الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ،
وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَـعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَـعُوْنَ فِی أَدْعِیَۃِ الصَّلَاۃِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ!

وضو سے پہلے اور بعد کی دُعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣٠﴾

(النمل: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور بے شک اس کا آغاز اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔“

حدیث 1

((عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ.)) [1]

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی

[1] سنن النسائی، کتاب الطهارة، رقم: 78، مسند أحمد: 165/3، رقم: 12694۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

ہے؟ (جب پانی پیش کیا گیا تو) پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک پانی میں رکھ دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر) وضو کرو۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے نکل رہا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کیا۔ راوی حدیث ثابت رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں کل کتنے آدمی ہوں گے؟ فرمایا: ستر کے قریب۔''

حدیث 2

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدَ هَذِهِ فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُولُ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ قَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ .))[1]

''اور سیّدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہمارے ذمے اونٹ چرانے کا کام تھا، میری باری آئی، تو میں شام کے وقت ان کو چرا کر واپس لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ کھڑے ہو کر لوگوں کو کچھ ارشاد فرما

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: 553.

رہے تھے، مجھے آپ کی یہ بات (سننے کو) ملی: جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑے ہو کر پوری یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا: کیا خوب بات ہے! تو میرے سامنے ایک کہنے والا کہنے لگا: اس سے پہلے والی بات اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے تم ابھی آئے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) فرمایا تھا: تم میں سے جو شخص بھی وضو کرے اور اپنے وضو کو پورا کرے (یا خوب اچھی طرح وضو کرے) پھر یہ کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.))[1]

''اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَللّٰهُمَّ

[1] سنن ترمذی، کتاب الطهارة، رقم: 55۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَجَعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ .)) (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے بنا دے) دُعا پڑھے، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ جس دروازہ سے چاہے، جنت میں داخل ہو جائے۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَإِذَا فَرَغَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ طُبِعَ عَلَيْهَا بِطَابِعٍ ثُمَّ وُضِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اور جب فارغ ہوتا ہے تو یہ کلمات پڑھتا ہے: اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ ہر عیب سے پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں، اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں تو اُس کے نامہ میں بخشش کی مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دی جاتی ہے جو کہ تا قیامت نہیں مٹ سکتی۔''

[1] الدعاء للطبرانی، رقم: 388، عمل الیوم واللیلة للنسائی، رقم: 426، فتح الباری: 545/12، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 6430۔ حافظ ابن حجر اور علامہ البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعائیں

حدیث 5

((وعن ابی حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِی أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوحمید رضی اللہ عنہ...... یا سیّدنا ابواسید رضی اللہ عنہ...... سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے: ''اَللّٰهُمَّ! افْتَحْ لِی أَبْوَابِ رَحْمَتِكَ'' ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے نکلے تو کہے: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ'' ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

حدیث 6

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم: 1652.

فَضْلِكَ .))[1]

اور جناب عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے اور پڑھتے: "رَبِّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود وسلام بھیجتے اور پڑھتے: "رَبِّ اغْفِرْ لِی ذُنُوبِی وَافْتَحْ لِی أَبْوَابَ فَضْلِكَ" اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ قَالَ أَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ .))[2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" ''میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو انتہائی

---

[1] سنن ترمذی، کتاب مواقیت الصلاۃ، رقم: 314۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
[2] سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 466۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کے سلطان قدیم کی پناہ لیتا ہوں۔'' کہا بس اتنا ہی ؟ میں نے کہا: ہاں ......کہا کہ انسان جب یہ کہہ لیتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔''

نماز استفتاح کی دُعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾

(الروم: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نماز قائم کرو، اور تم مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔''

حدیث 8

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ'' '' اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلوٰة، رقم: 243، سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: 775، 776، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة، رقم: 806، مستدرك حاكم: 235/1۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے، اور حافظ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَائَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً۔ فَقُلْتُ بِأَبِی وَأُمِّی يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِی مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ ابو زرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قراءت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔''

رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کی دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣﴾

(البقرة: 43)

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 744.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ .))[1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو بھی تکبیر کہتے تھے، پھر جب سر اٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہتے پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھکتے پھر جب سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب دوسرے سجدہ کے لیے جھکتے تب تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 789.

نمازِ تہجد کے استفتاح کی دُعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝﴾ (بنی اسرائیل : 79)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رات کے کچھ حصے میں بھی آپ اس (قرآن) کے ساتھ تہجد پڑھیں، (یہ) آپ کے لیے زائد ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔''

حدیث 11

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي

وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ .))[1]

’’اور سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے: ’’میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا، ہر طرف سے یکسو ہو کر، اور میں اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں، میری نماز اور میری ہر (بدنی و مالی) عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو کائنات کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم ملا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے، اس لیے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں، اور میری بہترین اخلاق کی طرف رہنمائی فرما، تیرے سوا بہترین اخلاق کی راہ پر چلانے والا کوئی نہیں، اور برے اخلاق مجھ سے ہٹا دے، تیرے سوا برے اخلاق کو مجھ

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم: 1812.

سے دور کرنے والا کوئی نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں اور دونوں جہانوں کی سعادتیں تجھ سے ہیں، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کی تیری طرف سے کوئی گزر نہیں ہے، میں تیرے ہی سہارے ہوں، اور تیرے ہی طرف میرا رخ ہے، تو برکت والا اور رفعت و بلندی والا ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

اللہ سے رحمت کا سوال اور اس کے عذاب سے پناہ مانگنا

حدیث 12

((وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَقَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ فِي سُجُودِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةً سُورَةً .)) [1]

''اور سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قیام کیا، آپ نے قیام کیا تو سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ آپ جس کسی آیت رحمت سے گزرتے تو وہاں رکتے اور دعا کرتے اور جس کسی آیت عذاب سے گزرتے تو وہاں رکتے اور تعوذ کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ کا قیام تھا۔ آپ اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے: ''سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ''

[1] صحيح سنن ابو داؤد:247/1، رقم :873.

''پاک ہے وہ ذات جو غلبہ وقوت، ملکیت، بڑائی اور عظمت والی ہے۔'' پھر آپ نے سجدہ کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ کا قیام تھا۔ اور آپ اپنے سجدے میں بھی وہی دعا پڑھتے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور سورۂ آل عمران کی قراءت فرمائی۔ پھر ایک سورت پڑھی، (بعدازاں ایک اور) سورت پڑھی۔''

رکوع وسجود میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①﴾ (التغابن : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا پاک ہونا بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

حدیث 13

((وَعَنْ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَتَمَكَّنُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا .)) [1]

''اور جناب سعدی سے، وہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ان کی نماز میں بڑے غور سے دیکھا ہے۔ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرتے تھے کہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' تین بار کہہ لیں۔''

[1] سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم : 885۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رکوع سے سر اٹھاتے وقت کی دعائیں

حدیث 14

((وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ . وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ .)) [1]

’’اور جناب سالم بن عبداللہ اپنے باپ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہتے تھے اور سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔‘‘

حدیث 15

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَوْفٰى قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری ، کتاب الاذان ، رقم: 735.

[2] صحیح مسلم ، کتاب الأذان ، رقم: 476.

''اور سیّدنا عبد اللہ بن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اے ہمارے پروردگار اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں، آسمانوں اور زمینوں کے برابر، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر، اور اس کے علاوہ جو چیز بھی تو چاہے اس کے برابر۔''

حدیث 16

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ .))[1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن ابی عوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کردے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اسی طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنِ الْحَكَمِ قَالَ غَلَبَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ زَمَنَ ابْنِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم :476/204.

الْأَشْعَثِ فَأَمَرَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَكَانَ يُصَلِّيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ قَدْرَ مَا أَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ الْحَكَمُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى فَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَرُكُوعُهٗ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَآءِ قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهٗ لِعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى فَلَمْ تَكُنْ صَلٰوتُهٗ هٰكَذَا .))[1]

’’اور جناب حکم سے روایت ہے کہ ابن اشعث کے زمانہ میں ایک شخص کوفہ پر غالب آ گیا، (حکم نے اس کا نام لیا تھا، اور وہ مطر بن ناجیہ تھا) اس نے ابوعبیدہ بن عبداللہ کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تو وہ نماز پڑھاتے تھے، جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ میں یہ دعا پڑھ لیتا: ’’اے اللہ! تو اس قدر حمد وستائش کا حقدار ہے جس سے سب آسمان، زمین اور ان کے سوا جو چیز تو چاہے بھر جائے، اے ثنا اور مجد (عظمت و بزرگی) کے لائق جو تو دے، اس کو کوئی روک نہیں سکتا، اور جو تو نہ دینا چاہے (روک لے) وہ کوئی بھی دے نہیں سکتا، اور نہ کسی محنت وکوشش کرنے کی کوشش تیرے مقابلہ میں اس کو فائدہ دے سکتی ہے یا کسی عظمت و بزرگی والے کی عظمت و دولت تیرے مقابلہ میں اس کو نفع دے سکتی ہے۔ حکم کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سنائی

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 1058.

تو اس نے کہا، میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (قیام) آپ کا رکوع اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے، آپ کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان والا جلسہ یہ سب تقریباً برابر تھے۔ شعبہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث عمرو بن مرہ کو بتائی تو اس نے کہا، میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا ہے، وہ اس کیفیت سے نماز نہیں پڑھتے تھے۔"

رکوع وسجود کی دُعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝﴾ (العلق : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ہرگز نہیں، اس کا کہنا مت مان اور سجدہ کر اور بہت قریب ہو جا۔"

حدیث 18

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ .)) [1]

"اور اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ" پڑھا کرتے تھے۔"

حدیث 19

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 794.

وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ میرے سارے گناہ بخش دے، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، پہلے بھی اور پچھلے بھی کھلے ہوئے بھی اور چھپے ہوئے بھی۔''

حدیث 20

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .)) ❷

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو میں آپ کو ٹٹولنے لگی تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلووں پر پڑا، اس وقت آپ سجدے میں تھے، اور آپ کے پاؤں کھڑے تھے۔ اور آپ اللہ کے حضور عرض کر رہے تھے: ''اے اللہ! میں تیری ناراضی سے تیری رضا مندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں، اور تیری پکڑ سے بس تیری ہی پناہ لیتا ہوں، میں تیری صفت وثنا پوری طرح بیان نہیں کر سکتا، (بس یہی کہہ سکتا ہوں) کہ تو ویسا ہے جیسا کہ تو نے خود اپنے بارے میں بتلایا ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1084.

❷ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1090.

حدیث 21

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ كَانَ يُكْثِرُ إِذَا قَرَأَهَا وَرَكَعَ أَنْ يَقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ إِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (ثَلَاثًا).)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ کا نزول ہوا تو آپ نے اپنے رکوع میں کثرت سے یہ دُعا کرنا شروع کردی: اے اللہ! تو پاک ہے، ہمارے رب! اور ہر قسم کی تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے (تین بار)۔''

حدیث 22

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَوْ غَيْرِهِ: أَنَّ حُصَيْنًا أَوْ حَصِيْنًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ...... قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.)) [2]

''اور سیّدنا عمران بن حصین سے (بھی حدیث میں) مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے انہیں ان کلمات کے پڑھنے کا حکم فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، جو میں چھپ چھپ کر یا سرعام

---

[1] مسند أحمد، رقم:3683، 3745، سلسلة الصحيحة، رقم: 2084.

[2] مصنف ابن ابی شیبة :268/10، مستدرك حاكم: 510/1۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

کرتا ہوں۔''

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ كَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ فِي الرُّكُوعِ قَالَ أَمَّا سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهِ فَتَحَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَإِنَّكَ لَفِي آخَرَ .)) [1]

''اور جناب ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے پوچھا، آپ رکوع میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" کیونکہ مجھے ابن ابی ملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت سنائی، ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہ پایا، میں نے خیال کیا، شاید آپ کسی بیوی کے پاس چلے گئے ہیں تو میں نے آپ کو تلاش کیا، پھر واپس آئی تو آپ رکوع یا سجدہ میں تھے اور فرما رہے تھے: "سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ" تو اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں ہے۔ تو میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں کیا سمجھ رہی تھی اور آپ کس حال میں ہیں۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: 1089، مسند ابو عوانۃ: 169/2، مسند احمد: 151/6، صفۃ صلاۃ النبی ﷺ للألبانی، ص: 147.

حدیث 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ، قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ .))[1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل زیادہ تر (رکوع و سجود میں) پڑھتے: اے اللہ! تو پاک ہے، ہر شراکت اور عیب سے، اور ہر قسم کی تعریف تیری ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ .))[2]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ کلمات) کہتے تھے: ''نہایت پاک ہے، مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا پروردگار۔''

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُوْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوْ بِهَذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْلِي خَطِيْئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 1086، معجم كبير للطبرانی: 72/1، سلسلة الصحيحة، رقم: 204.

[2] صحيح مسلم، كتاب الصلوٰة، رقم: 1091.

كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .)) [1]

''اور جناب ابن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے ''میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالارادہ اور بلا ارادہ کاموں میں اور میرے ہنسی مذاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا اور جنہیں میں نے ظاہر کیا ہے تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

حدیث 27

((وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَوْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا .)) [2]

---

1. صحيح بخاري، كتاب الدعوات، رقم: 6398، 6399، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 2719، زاد المعاد: 1/226ـ227 .
2. سنن ابى داؤد، ابواب الركوع والسجود، رقم: 870، صحيح مسلم، رقم: 484 .

''اور جناب ایوب بن موسیٰ یا موسیٰ بن ایوب نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے انہوں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم مثل روایت کیا ہے۔ اور اضافہ کیا ہے کہ (ان آیات کے اترنے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو کہتے: ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' تین بار اور جب سجدہ کرتے تو کہتے: تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ کہتے۔''

حدیث 28

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَى حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ وَلَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَنْتَبِهُ لَهُ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ فَصَلَّى فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَعَظِّمْ لِي نُورًا .))[1]

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ایک رات

[1] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم: 1788.

اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی ضرورت (کی جگہ) آئے، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے اور اس کا بندھن کھولا، پھر دو (طرح کے) وضو (بہت ہلکا وضو اور بہت زیادہ وضو) کے درمیان کا وضو کیا اور (پانی) زیادہ (استعمال) نہیں کیا اور (وضو) اچھی طرح کیا، پھر اٹھے اور نماز شروع کی تو میں اٹھا اور میں نے انگڑائی لی، اس ڈر سے کہ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ (کے حالات جاننے) کی خاطر جاگ رہا تھا، پھر میں نے وضو کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب (کھڑا) کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی، پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتی کہ آپ کے سانس لینے کی آواز آنے لگی، آپ جب سوتے تھے تو آواز آتی تھی، پھر آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کو نماز کی اطلاع دی، آپ نے نماز پڑھی (سنت فجر ادا کیں) اور وضو نہ کیا اور آپ کی دعا میں تھا: ''اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے اور میری آنکھوں میں اور میرے کانوں میں نور بھر دے اور میری دائیں طرف نور کر دے اور میری بائیں طرف نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔''

جلسۂ استراحت کی دعائیں

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي .)) [1]

''اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي'' ''اے اللہ! مجھے بخش دے! مجھ پر رحم فرما! مجھے عافیت دے اور ہدایت دے اور مجھے رزق دے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَقَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ .)) [2]

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 850، مستدرك حاکم: 262/1، 271/1۔ امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: 874۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

’’اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا۔آپ کہتے تھے اللہ اکبر تین بار ’’ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ‘‘ ’’اللہ سب سے بڑا ہے، کامل ملکیت والا، غلبے والا، بڑائی اور عظمت والا۔‘‘ پھر آپ نے ثنا پڑھی۔ پھر سورۂ بقرہ کی قراءت کی۔ پھر رکوع کیا اور آپ کا رکوع آپ کے قیام جیسا تھا، آپ رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے: ’’سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ‘‘ پھر رکوع سے سر اٹھایا۔آپ کا یہ قیام پہلے قیام کی مانند (لمبا) تھا۔آپ یہاں پڑھتے تھے: ’’لِرَبِّيَ الْحَمْدُ‘‘ ’’میرے رب کی حمد ہے‘‘ پھر سجدہ کیا تو آپ کا سجدہ بھی آپ کے قیام کی مانند تھا۔ اور آپ سجدے میں کہتے تھے: ’’سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى‘‘ ’’پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند و بالا ہے۔‘‘ پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا، اور سجدوں کے درمیان بیٹھے، اتنی دیر جتنی کہ سجدے میں لگائی اور اس دوران میں کہتے تھے: ’’رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي‘‘ چنانچہ آپ نے چار رکعتیں پڑھیں اور ان میں سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء اور مائدہ یا انعام کی تلاوت کی۔ شعبہ کو شک ہوا ہے۔‘‘

تشہد کی دُعائیں

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.)) [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب الصلاة، رقم: 588.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ سے چار چیزوں سے پناہ طلب کرے، آپ فرماتے تھے: اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أَبِی بَکْرٍ الصِّدِّیقِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِی دُعَاءً أَدْعُو بِهٖ فِی صَلَاتِی قَالَ: قُلْ اَللّٰهُمَّ إِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَثِیرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِی مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِی إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیمُ.)) [1]

''اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کرکہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بے شک وشبہ تو ہی ہے۔''

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: 834.

كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .)) [1]

''اور جناب ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میری خطا، میری لاعلمی، اپنے (کسی) معاملے میں میرا حد سے آگے یا پیچھے رہ جانا اور وہ سب کچھ جو میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے سب معاف فرما دے۔ اے اللہ میرے وہ سب کام جو (تجھے پسند نہ آئے ہوں) میں نے سنجیدگی سے کیے ہوں یا مزاحاً کیے ہوں، بھول چوک کر کیے ہوں یا جان بوجھ کر کیے ہوں اور یہ سب مجھ سے ہوتے ہیں ان کو بخش دے۔ اے اللہ! میرے وہ باتیں (جو تجھے پسند نہیں آئیں) بخش دے جو میں نے پہلے کیں یا جو میں نے بعد میں کیں، اکیلے میں کیں یا جو میں نے سب کے سامنے کیں اور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے، تو ہی (جسے چاہے اپنی رحمت کی طرف) آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

حدیث 34

((وَعَنْ مُصْعَبٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم: 6901.

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ كَـانَ يَـأْمُـرُ بِهِنَّ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُـوْذُبِكَ مِـنَ الْـجُبْـنِ وَأَعُـوْذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَـى أَرْذَلِ الْعُمُـرِ وَأَعُـوْذُبِكَ مِـنْ فِتْـنَةِ الدُّنْيَا۔ يَعْنِي فِتْنَةَ الدَّجَّالِ۔ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .)) [1]

''اور جناب مصعب بن سعد بن ابی وقاص نے کہ سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بخل اور بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر آ جائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے، اس سے مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔''

حدیث 35

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلاةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ أَوْجَزْتَ الصَّلاةَ فَقَالَ أَمَّا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أُبَيٌّ غَيْرَ أَنَّـهُ كَـنَـى عَـنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: اَللّٰهُـمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللّٰهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم :6365.

وَأَسْــأَلُكَ نَـعِـيـمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الـرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ الـنَّـظَـرِ إِلَـى وَجْهِكَ وَالشَّـوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْـنَةٍ مُـضِـلَّـةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ .)) [1]

’’اور جناب عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: (ایک مرتبہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مختصر نماز پڑھائی۔ بعض لوگوں نے کہا: آپ نے خفیف یا مختصر نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا: باوجود یکہ میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ پھر تو ایک شخص ان کے پیچھے ہولیے۔ (عطا کہتے ہیں: وہ شخص میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام مخفی رکھا) انہوں نے ان سے وہ دعا پوچھی اور واپس آ کر لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ تھی:

"اَلـلّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْـحَيَـاةَ خَيْـرًا لِـي وَتَـوَفَّـنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللّٰهُمَّ وَأَسْـأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِـي الْـغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِـي الـرِّضَـا وَالْـغَـضَـبِ وَأَسْـأَلُكَ الْـقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْـأَلُكَ نَـعِـيـمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الـرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ الـنَّـظَـرِ إِلَـى وَجْهِكَ وَالشَّـوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْـنَةٍ مُـضِـلَّـةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً

---

[1] سنن النسائی، کتاب السهو، رقم: 1306، الکلم الطیّب، لشیخ الإسلام ابن تیمیه رحمه الله، رقم: 104۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

مُهْتَدِينَ" (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علمِ غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک میرے لیے زندگی کو بہتر جانے اور مجھے موت دے دینا جب میرے لیے موت کو بہتر جانے۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے غیب اور حاضر میں تیرے خوف کا طلب گار ہوں اور یہ کہ خوشی اور غصے میں (ہمیشہ) حق بات کہوں۔ (اے اللہ!) میں تجھ سے محتاجی اور تونگری کے درمیان کے درجے کا طالب ہوں، مجھے ایسی نعمتیں عطا فرما جو کبھی تمام نہ ہوں۔ میری آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک عطا فرما جو کبھی منقطع نہ ہو (اے اللہ!) مجھے اپنی قضاء وقدر کے فیصلے بخوشی قبول کرنے کی توفیق عنائیت فرما۔ مجھے موت کے بعد راحت اور آسائش عطا فرما۔ اور مجھے تیرے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھنے کی لذت اور تجھ سے ملنے کا شوق عطا فرما۔ نیز میں تجھ سے ہر اس مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں جس پر صبر نہ ہو سکے اور ہر اس فساد جو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے)۔"

سلام پھیرنے کے بعد کی دُعائیں

حدیث 36

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.)) [1]

"اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام یا نماز کی تکمیل، آپ کے اللہ اکبر کہنے سے پہچانتے تھے۔"

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم :1316.

حدیث 37

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، قَالَ الْوَلِيدُ فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ كَيْفَ الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ تَقُولُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ .)) [1]

''اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ بخشش طلب کرتے اور اس کے بعد کہتے: اے اللہ! تو ہی سالم اور تیری ہی طرف سلامتی ملتی ہے تو برکت وعظمت والا ہے۔ اے بزرگی اور برتری والے۔'' ولید کہتے ہیں، میں نے اوزاعی سے پوچھا، استغفار کیسے ہے؟ اس نے کہا، یوں کہو: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔''

حدیث 38

((وَعَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .)) [2]

''اور سیّدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو فرماتے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق

1. صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1334.
2. صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1338.

نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت اور فرمانروائی ہے اور وہی شکر وستائش کا حقدار ہے اور ہر چیز پر اس کو قدرت حاصل ہے، اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دینا چاہے، اسے کوئی روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کے تو نہ دینے کا فیصلہ کر لے، کوئی اسے دے سکنے والا نہیں اور کسی سرمایہ دار، صاحب جاہ وعظمت کو اس کا سرمایہ اور جاہ وعظمت تجھ سے مستغنی نہیں کر سکتا۔ بڑے سے بڑا سرمایہ دار اور صاحب عظمت وجاہ ہر آن تیرا محتاج ہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ﷛ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ أَنَّ فُقَرَآءَ الْمُهَاجِرِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ . قَالُوا يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّى وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ . قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً . قَالَ أَبُو صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَآءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَزَادَ غَيْرُ قُتَيْبَةَ فِى هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سُمَىٌّ فَحَدَّثْتُ بَعْضَ أَهْلِى هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ

وَهِـمْـتَ إِنَّـمَا قَالَ: تُسَبِّحُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تنگدست مہاجرین، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گذارش کی کہ مالدار بلند درجات اور سدابہار نعمتیں لے گئے، آپ نے پوچھا یہ کیسے؟ انہوں نے کہا، وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں، جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں، ہم صدقہ نہیں کر سکتے، وہ آزادی دیتے ہیں، ہم آزاد نہیں کر سکتے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جس سے تم اپنے سے سبقت لے جانے والوں کو پہنچ جاؤ اور اس کے سبب اپنے بعد والوں سے سبقت لے جاؤ؟ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح عمل کرے۔ انہوں نے کہا، کیوں نہیں (ضرور بتلائیں) اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تم تینتیس مرتبہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد اللہ کہو، ابوصالح بیان کرتے ہیں، محتاج مہاجرین دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا، ہمارے مالدار بھائیوں نے ہمارے عمل کو سن کر، ہماری طرح عمل شروع کر دیا ہے۔ (وہ بھی تسبیح، تکبیر تحمید کرنے لگے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت فرما دے) قتیبہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور نے لیث سے ابن عجلان کے واسطہ سے سمی سے بیان کیا، میں نے یہ حدیث اپنے گھر کے کسی فرد کو سنائی تو اس نے کہا تم بھول گئے ہو، آپ ﷺ نے تو فرمایا تھا، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ کہو تینتیس بار الحمد للہ کہو اور تینتیس بار اللہ اکبر کہو تو میں دوبارہ ابوصالح کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے یہ بتایا تو اس نے میرا ہاتھ پکڑ

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: 1347.

کر کہا، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ الحمد للہ اس طرح کل تعداد تینتیس ہو جائے ابن عجلان کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ کو سنائی تو اس نے مجھے اس طرح ابو صالح کے واسطہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنائی۔"

حدیث 40

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.)) [1]

"اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔"

حدیث 41

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ، إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا.)) [2]

"اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز سے سلام پھیرتے تو فرماتے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا" اے اللہ میں تجھ سے نفع بخش علم پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

1. سنن ابی داوٗد، رقم: 1523، مستدرك حاكم: 253/1.
2. سنن ابن ماجه، رقم: 925۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔